ابو حنیفہؒ، بخاریؒ اور نعیم بن حماد کی کہانی

علامہ حبیب الرحمن کاندھلوی۔اضافے: منصور الحمید

۱۔امام بخاریؒ اپنی کتاب تاریخِ کبیر میں امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

نُعمان بْن ثابت، أَبو حَنِيفَة، الكُوفيُّ. مَولَى لِبَنِي تَيم اللهِ بْن ثَعلَبَة. رَوَى عَنه عَبّاد بْن العَوّام، وابْن المُبارك، وهُشَيم، ووَكِيع، ومُسلم بْن خالد، وأبو مُعاوية، والمُقرِئُ. كَانَ مُرجِئًا، سَكَتُوا عنه، وعَنْ رَأيِه، وعَنْ حديثه. قَالَ أَبو نُعَيم: مات أَبو حَنِيفَة سَنَة خمسين ومئة. "التاريخ الكبير للبخاري بحواشي المطبوع" (8/ 81)

نعمان بن ثابت الکوفی، تیم اللہ بن ثعلبہ کے مولی ہیں۔ان سے عباد بن العوام، ابن المبارک، ہیثم، وکیع، مسلم بن خالد، ابو معاویہ اور مقرئی نے روایات نقل کی ہیں۔ مرجئی تھے۔ محدثین نے ان کی ذات سے۔ان کی رائے سے اور ان کی احادیث سے خاموشی اختیار کی ہے۔ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے ۱۵۰ھ میں انتقال کیا۔) "التاريخ الكبير للبخاري بحواشي محمود خليل(81/8)

مرجئہ سے مراد وہ فرقہ ہے جو یہ سمجھتے تھے کہ ایمان کا تعلق صرف زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق سے ہے۔جو ایک دفعہ ایمان لے آیا تو گناہ سے اس کا ایمان گھٹے گا نہ نیکی سے بڑھے گا۔وہ عمل کو ایمان کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔

۲۔امام بخاریؒ اپنی کتاب الضعفاء الصغیر میں لکھتے ہیں:

- النعمان بن ثابت أبو حنيفة الكوفي، مات سنة خمسين ومائة، حدثنا نعيم بن حماد, ثنا يحيى بن سعيد, ومعاذ بن معاذ, سمعنا الثوري يقول: استتيب أبو حنيفة من الكفر مرتين.
- حدثنا نعيم ثنا الفزاري, قال: كنت عند الثوري، فنعي أبو حنيفة، فقال: الحمد لله, وسجد, قال: كان ينقض الإسلام عروة عروة، وقال يعني الثوري: ما ولد في الإسلام مولود أشأم منه.
- حدثنا صاحب لنا عن حمدويه قال: قلت لمحمد بن مسلمة: ما لرأي النعمان دخل البلدان كلها إلا المدينة؟ قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا يدخلها الدجال ولا الطاعون, وهو دجال من الدجاجلة ."الضعفاء الصغير للبخاري ت أبي العينين(ص:132)"

- نعمان بن ثابت ابو حنیفہ الکوفی ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ہم سے نعیم بن حماد (امام بخاری کے استاد) نے بیان کیا کہ اُن سے یحیی بن سعید اور معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہ انہوں نے سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو حنیفہ کو دو بار کفر سے توبہ کرنے کو کہا گیا تھا۔
- ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہ ان سے فزاری نے بیان کیا کہ میں سفیان ثوری کے پاس تھا، جب اُن کو ابو حنیفہ کی وفات کی اطلاع ملی۔تو انہوں نے کہا، الحمد للہ، سجدہ (شکر) کیا اور کہا، وہ اسلام کو رفتہ رفتہ ختم کر رہا تھا۔اس سے بدترین آدمی اسلام میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔"
- ہم سے ہمارے ایک صاحب نے حمدویہ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ حمدویہ نے محمد بن مسلمہ سے پوچھا کہ آپ کی نعمان کے بارے میں کیا رائے ہے، وہ سوائے مدینہ کے ہر شہر میں گئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکیں گے اور وہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔"

امام بخاریؒ کے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ان منفی خیالات کا ایک سبب تو محدثین کا فقہاء کے بارے میں ایک عمومی تاثر تھا کہ ان کے سامنے جب حدیث پیش کی جاتی ہے تو اس کے مقابلے میں وہ اپنی رائے کو فوقیت دیتے ہیں۔اسی سبب سے ان اہل الرائے کی مذمت ہی کی جاتی تھی۔دوسرا سبب یہ تھا کہ اُن کے استاد نعیم بن حماد فقہاء بالخصوص امام ابو حنیفہ کے اس قدر خلاف تھے کہ وہ اس سلسلے میں حدیث گھڑنے سے بھی باز نہیں آتے تھے۔

امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھاہے کہ ازدی کا بیان ہے کہ "یہ نعیم سنت کی تائید میں احادیث وضع کیا کرتا اور نعمان (ابو حنیفہ) کی برائی میں وہ حکایات نقل کیا کرتا تھا جن پر بظاہر سونے کا پانی پھیرا گیا ہو اور یہ سب جھوٹ ہوتی تھیں۔" قال الأزدي: كان نعيم ممن يضع الحديث في تقوية السنة وحكايات مزورة في ثلب النعمان كلها كذب . میزان الاعتدال (4/ 269)

امام بخاریؒ نے ابو حنیفہ کے سلسلہ میں جو اقوال نقل کیے ہیں، تو بہت سے ائمہ حدیث و فقہ نے اس کا رد کیا ہے۔

یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ ابو حنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

انہی یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ ابو حنیفہ ثقہ ہیں۔ حدیث کو اس وقت تک بیان نہیں کرتے جب تک یاد نہ ہو اور جسے یاد نہ رکھتے ہوں وہ حدیث بیان نہیں کرتے۔

عبداللہ بن المبارک کا بیان ہے کہ ابو حنیفہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ میں نے ان جیسا فقیہ کوئی نہیں دیکھا اور ہم نے ان کے اکثر اقوال کو اخذ کیا ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔

حافظ ابن حجر نے یہ الفاظ کہہ کر امام ابو حنیفہ پر اپنی بات کا اختتام کیا ہے کہ اُن کے مناقب بے پناہ ہیں، اللہ ان سے راضی ہو اور انہیں جنت میں سکونت عطا فرمائے۔ آمین۔"

نعیم بن حماد:

امام ذہبی نے ان کا تعارف کراتے ہوئے پہلا جملہ یہ لکھاہے کہ جلیل القدر آئمہ میں سے تھے لیکن حدیث نقل کرنے میں کمزور تھے۔ "**أحد الائمة الاعلام على لين في حديثه. أحد الائمة الاعلام على لين في حديثه**".

مرو کے رہنے والے تھے بعد میں مصر جا کر آباد ہوئے اور چالیس سال تک وہیں رہے۔ ایک آنکھ سے نابینا تھے۔ شروع میں فرقہ جہمیہ سے متعلق ہو گئے لیکن بعد میں اسے چھوڑ دیا اور اُن کے سخت خلاف ہو گئے۔ صالح بن مسمار کہتے ہیں کہ میں نے نعیم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پہلے میں بھی جہمی تھا لیکن جب سے میں نے علم حدیث سیکھنا شروع کیا ہے مجھے پتہ چل گیا ہے کہ ان کے نظریات کے تحت تو اللہ تعالیٰ ایک معطل ہستی بن جاتا ہے۔ جہمیہ کے خلاف انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ فتن اور ملاحم پر بھی ان کی ایک کتاب ہے۔

خطیب کہتے ہیں کہ مسند کے طریقے پر احادیث کی سب سے پہلی کتب ان کی لکھی ہوئی تھی۔ مسند، احادیث جمع کرنے کا وہ طریقہ ہے جس میں حروف تہجی کے لحاظ سے صحابہ سے منسوب روایات درج کی جاتی ہیں۔

حسین بن حماد کہتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ نعیم وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سماع کیا، یہ صدوق ہیں اور میں ان کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ یہ بصرہ میں میرے ساتھ ہی تھے۔ انہوں نے روح بن عبادہ سے پچاس ہزار روایات کی کتابت کی۔ امام احمد، ابراہیم بن جنید، یحیی بن معین اور احمد عجلی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

اُس زمانے میں یہ سوال بڑی شدت سے اٹھا ہوا تھا کہ کیا قرآن مخلوق ہے؟ خلیفہ معتصم کے زمانے میں، جب یہ سوال اُن سے پوچھا گیا تو وہ خاموش رہے اور اس کا جواب نہیں دیا۔ اس پر انہیں گرفتار کر لیا گا اور مصر سے لا کر عراق کے ایک شہر سامرہ میں جیل میں ڈال دیا گیا اور وہیں ۲۲۸ھ میں وفات ہوئی۔ ان کا جنازہ نہیں پڑھایا گیا اور کفن کے بغیر ہی دفنا دیا گیا۔) " تذکرۃ الحفاظ، البغدادی۔ تہذیب التہذیب،۔)

ابو داؤد کا بیان ہے کہ نعیم بن حماد رسول اللہ ﷺ سے بیس ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔

انہی گھڑی ہوئی حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ نعیم بن حماد نے حضرت عوف بن مالکؓ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منسوب کی کہ "میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور اُن میں سب سے زیادہ فتنے والے وہ لوگ ہوں گے وہ معاملات کے لیے اپنی رائے کے لیے قیاس کریں گے اور حرام کو حلال کریں گے اور حلال کو حرام کہیں گے"

محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

میں نے کہا تو پھر نعیم کے بارے میں کیا خیال ہے؟

انہوں نے کہا وہ ثقہ ہے۔

میں نے کہا ایک ثقہ ادمی جھوٹی روایت کیسے بیان کر سکتا ہے؟

انہوں نے کہا، اسے غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔

ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں کہ میں نے دحیم کے سامنے ایک حدیث پیش کی جو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ نواس بن سمعان کے حوالے سے نقل کی تھی کہ "جب اللہ تعالیٰ وحی کے ساتھ کلام فرماتا ہے"۔ تو دحیم نے کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

نعیم بن حماد نے ام الطفیل سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "میں نے اپنے رب کو ایک اچھے اور باوقار نوجوان کی صورت میں دیکھا۔ اس کے پاؤں سبزے میں تھے اور وہ سونے کے دو چپل پہنے تھا۔"

ابن عدی نے کامل میں وہ تمام روایات ذکر کیں جن کو نعیم کے علاوہ کوئی نقل نہیں کرتا۔ انہی میں سے ایک راویت یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل ہے "جو شخص ملنے والے احکام کے دسویں حصے کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ ہلاکت میں پڑ جائے گا۔"

ایسے ہی یہ حضرت واثلہؓ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جھوٹ منسوب کیا کہ "فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا چکی کے گدھے کی طرح ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہے کہ نعیم بن حماد حدیث کے معاملے میں نہ صرف نہایت لاپرواہ تھے بلکہ اپنے مسلک کی حمایت میں جھوٹی روایت بیان کرنے یا نئی سند گھڑنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ جو شخص پچاس ہزار حدیثوں کا کاتب ہو، اس سے اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے۔ ہمارے اہل حدیث حضرات، امام ابو حنیفہ کی مذمت میں اِس نعیم بن حماد کی روایات، امام بخاری کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ لیکن کسی اور امام کی کوئی برائی نہیں کرتے۔ گویا انہیں ابو حنیفہ کے نام سے ایک کد ہے جو نعیم کی زبانی انہیں دستیاب ہوتی ہے۔ گویا اب اہل حدیث وہ کہلاتا ہے جو ابو حنیفہؒ کا مخالف ہو اور جو ابو حنیفہ کا دوست ہے وہ اہل حدیث نہیں۔

امام بخاریؒ اور اُن کے استاد نعیم بن حماد کے حالات زندگی میں تاریخ عجیب طرح سے دہرائی گئی۔ دونوں ہی مسئلہ خلق قرآن پر آزمائے گئے۔ دونوں کے جوابات مختلف ہیں۔ دونوں ہی نے خاموش رہ کر اس سوال سے بچنے کی کوشش کی مگر پھر بھی ایک حکومت کے عتاب کا نشانہ بنا دوسرا عوام کے۔ عباسی خلیفہ مامون اور اس کے بعد معتصم کے زمانے میں حکومت کی طرف سے علماء سے یہ پوچھا جانے لگا کہ وہ قرآن مجید کو مخلوق مانتے ہیں یا نہیں؟ جو لوگ اس کا انکار کرتے تھے، انہیں سخت قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ معتصم کے زمانے میں جب نعیم بن حماد سے پوچھا گیا تو وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ محدثین عام طور پر یہی سمجھتے تھے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے، قدیم ہے اور حادث نہیں ہے۔ اگر نعیم بن حماد صاف صاف یہ کہہ دیتے کہ قرآن مخلوق ہے تو ظاہر ہے ان سے کوئی تعرض نہ کیا جاتا۔ ان کی خاموشی سے یہی مطلب لیا گیا کہ وہ اس سرکاری موقف کے حامی نہیں تھے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے، مصر سے عراق لایا گیا اور وہیں کے ایک علاقے سر من رائے (موجودہ سامرہ) کی جیل میں چار سال کے بعد انتقال کیا۔

امام بخاری نیشاپور گئے تو وہاں کے محدث محمد بن ذہلی نے شہر سے باہر نکل کر اُن کا استقبال کیا۔ایک مسجد میں حدیث کا درس شروع ہوا تو کسی نے پوچھا قرآن مخلوق ہے ؟تو خاموش رہے ۔بار بار پوچھنے پر کہا قرآن تو قدیم ہے لیکن جب ہم پڑھتے ہیں تو مخلوق ہو جاتا ہے۔اس پر شور مچ گیا کہ قرآن کو مخلوق کہہ دیا۔محمد بن ذہلی اس قدر ناراض ہوئے کہ گمراہ اور بدعتی کہہ کر لوگوں کو ان کے درس میں جانے سے روک دیا۔اسی مخالفت کے سبب شہر بدر ہوئے۔استاد قرآن کو مخلوق نہ کہنے پر جان سے گئے یہ قرآن کو مخلوق کہنے پر شہر بدر ہوئے۔

اخذ و تلخیص: مذہبی داستانیں، حصہ چہارم۔علامہ حبیب الرحمن کاندھلوی۔اضافے: منصور الحمید